شتاب، روضۂ فرزند بوترابؑ ملے
کھلیں نصیب، جو خلدِ بریں کا باب ملے

تلاش جس کی ہے دل کو، بصد شتاب ملے
جہاں میں نور ہے جس کا، وہ آفتاب ملے

خوشا عطا وزہے رتبۂ غمِ شبیرؑ
کہ ایک آہ میں تسبیح کا ثواب ملے

ندائے غیب یہ حُرِ جری کو آتی تھی
گناہ عفو ہوئے، اجر بے حساب ملے

بھٹک رہا ہے کدھر راہِ خلد سے غافل
اُدھر کو جا کہ جدھر جادۂ صواب ملے

حرم حسینؑ کے کہتے تھے رو کے بلوے میں
چھپائیں چہروں کو ہم گر کوئی نقاب ملے

حسینؑ کہتے تھے لکھا تھا یہ مقدر میں
کہ خاک میں علی اکبر، ترا شباب ملے

پتہ علیؑ سے ملا اور سب اماموں کا
کہ ایک نور سے گیارہ یہ آفتاب ملے

غریب و بیکس و بے پر، شہید و تشنہ دہن
حسینؑ کو پسِ مُردن یہ سب خطاب ملے

ق

حسینؑ آپ گئے حُر کی پیشوائی کو
کسے زمانے میں رتبے یہ بے حساب ملے

مقامِ غور ہے، چمکیں نہ کس طرح طالع
کہ خود جب اُن کے ذرّے سے آفتاب ملے

ذرا سوالِ نکیرین سے جو کھٹکا میں
زبانِ مصحفِ ناطق سے سب جواب ملے

جہاں کا آب و نمک جس کی ماں کے مہر میں ہو
پسر کو اس کے نہ دنیا میں جامِ آب ملے

انیسؔ فیض کا معدن ہے بارگاہِ حسینؑ
صلے خدا کی عنایت سے بے حساب ملے